باب # ۲۰۰

خطبہ حجۃ الوداع

- یہ آخری ملاقات ہے
- نسلی اور لسانی تفاخر کا خاتمہ
- مسلمان کے مسلمان پر حقوق
- حقیقی مسلمان
- دورِ جاہلیت کا خاتمہ
- نصیحتیں
- معاملات
- عورتوں کے حقوق و فرائض
- ماتحتوں اور غلاموں سے سلوک
- ختم نبوت اور فتنہ دجّال
- وراثت کے احکام
- میں اور تم/شفاعت
- میری باتیں دوسروں کو پہنچا دینا
- منکرات
- متفرقات
- میں اور تم/صحابہؓ کی گواہی

باب # ۲۰۰

خطبہ حجۃ الوداع

مسلمانوں کا بھلایا ہوا ایک سبق جو انسانی تاریخ کا پہلا منشور ہے

خطبات حجۃ الوداع رسول اللہ ﷺ کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی نصیحتیں اور ہدایات تھیں جو آپؐ نے رب العالمین کی جانب سے اس دنیا سے رخصت ہونے کا اشارہ پا کر اپنے اُمّتیوں کو دیں۔ اور حد درجے ہدایت کی کہ حاضرین اِن کو یہاں غیر موجود لوگوں تک پہنچا دیں۔ کسی نے ایک جملہ اور کسی نے آٹھ، دس اور کسی نے ہمت کی تو کچھ زیادہ جملے روایت کر دیے۔ گزشتہ ۱۴۰۰ برس میں یہ مختلف خطبات احادیث اور سیر و تاریخ کی کتابوں میں منتشر رہے اور اِن کو یکجا نہیں کیا گیا۔ اُناسی (۷۹) برس قبل ۱۳۶۴ ہجری میں شبلی نعمانیؒ کی شہرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی ﷺ کو مکمل کرتے ہوئے اُن کے شاگردِ رشید سیّد سلیمان ندویؒ کو حجۃ الوداع کے پہلے ہی فقرے پر حاشیہ میں اس صورتِ حال پر اپنے دکھ کا یوں اظہار کرنا پڑا:

"یہ اور اس کے بعد کے تمام عربی جملے آنحضرت ﷺ کے خطبے کے ٹکڑے ہیں (یہ جملے کسی حدیث میں یکجا نہیں ہوئے ہیں اس لیے اِن کو مختلف ماخذوں سے جمع کرنا پڑا ہے) صحیح بخاری اور صحیح مسلم (باب حجۃ النبی و باب الدیات او ر ابوداؤد (باب الاشہر الحرام و حجۃ النبی)) وغیرہ میں یہ خطبہ حضرت ابنِ عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابو امامہ باہلیؓ، حضرت جابرؓ، حضرت ابو بکرؓ وغیرہ صحابہ کی روایتوں سے مذکور ہے، اِن روایتوں میں بعض باتیں مشترک ہیں مثلاً ان دماؤکم و اموالکم حرام علیکم کحرمتہ۔ الخ اور بعض باتیں الگ ہیں۔ مغازی و سیر کی کتابوں میں کچھ اور باتیں بھی مذکور ہیں۔ اصل یہ ہے کہ یہ ایک طویل خطبہ تھا۔ ہر ایک شخص کو جو فقرہ یاد رہ گیا اُسی کی اُس نے روایت کی اِس بنا پر مختلف ماخذوں سے اِن ٹکڑوں کو جمع کر لیا گیا ہے اور اس کے جابجا حوالے دیے گئے ہیں، خطبے کے بعض ضمنی الفاظ مصنف نے چھوڑ دیے ہیں۔ روایتوں میں ایک اور اختلاف ہے، حضرت جابرؓ اپنی روایت میں اور ایک روایت میں حضرت ابن عباسؓ خطبے کا دن یوم عرفہ یعنی ۹ ذی الحج اور حضرت ابو بکرؓ اور ابن عباسؓ اور دوسری روایتوں میں یوم النحر یعنی ۱۰ ذی الحج بتاتے ہیں، بعض

روایتیں ایّام التشریق کے خطبے کی ہیں، ابن اسحاق نے اس کو مسلسل خطبے کے طور پر نقل کیا ہے، ابن ماجہ، ترمذی اور مسند احمد میں خطبہ حجۃ الوداع کے چند فقرے منقول ہیں جن میں یہ تصریح نہیں کہ کس تاریخ کے خطبے میں آپؐ نے یہ فرمایا۔ بہر حال صحاح ستّہ اور مسانید کی تمام روایات یکجا کرنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپؐ نے اس حج میں تین دفعہ خطبہ دیا۔ ۹ ذی الحجہ یوم عرفہ کو، ۱۰ ذی الحجہ یوم النحر کو اور تیسرا خطبہ ایّام تشریق میں ۱۱ یا ۱۲ ذی الحجہ کو، اِن خطبوں میں اصولی طور پر بعض باتیں مشترک ہیں اور بعض مختص المقام ہیں۔ یہ بہت ممکن ہے جیسا کہ بعض محدثین نے تصریح کی ہے کہ چوں کہ مجمع بہت بڑا تھا۔ اور آپؐ جو پیغام اپنی اُمّت کو پہنچانا چاہتے ہیں وہ نہایت اہم تھا اس لیے آپؐ نے اپنی تقریر کے بعض بعض فقرے مکرر اعادہ فرمائے ہیں۔ "س"۔ [سیرۃ النبی، شبلی نعمانیؒ، جلد دوم، صفحہ ۱۱۴ مطبوعہ لاہور ۲۰۰۵ء]

یہ خطبہ زبانِ رسالت کی شیرینی، جامعیت، دل سوزی اور اعجاز آفرینی کا بے مثال نمونہ ہے۔ پاکستان میں سیرت النبی ﷺ پر ڈاکٹریٹ کا پہلا مقالہ[1] پیش کرنے والے پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد حفظہ اللہ صاحب سابق رئیس کلیہ فنون و صدر شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی کے حصے میں یہ سعادت آئی کہ اُنھوں نے مسلسل ۳۵ برس کی تحقیق و ریاضت کے بعد اس کا مستند متن تیار کیا جو ۲۰۰۵ء میں کتابی شکل میں شائع ہوا اور انٹرنیٹ پر بھی موجود ہے۔ اس خطبے کا مستند متن مکمل حوالوں اور ڈاکٹر صاحب کی توضیحات کے ساتھ مل کر اہلِ علم کے لیے ایک خاصے کی چیز ہے۔ اور مسلمانانِ عالم کے لیے سیرت و حدیث کے میدان میں اس صدی کا سب سے بڑا تحفہ ہے۔ مسلم اُمہ اس کے ذریعے اپنے محبوب نبی ﷺ کی تعلیمات کو بڑی جامعیت کے ساتھ سمجھ سکتی ہے اور مسلمانانِ عالم اِن وصایا کی روشنی میں اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگیوں کا جائزہ لے کر آخرت کی تیاری کر سکتے ہیں۔ **فجزاہُ اللہ احسن الجزا۔**

ڈاکٹر صاحب نے سارے عربی اور اردو میں مطبوعہ حدیث و سیرت کے علمی ذخیرے کی کتب ہی نہیں تمام رسائل و جرائد تک کو کھنگالا اور تمام منتشر روایات کا تقابل کیا اور پورے لوازمے کو قانونی انداز میں اس طرح مرتب کیا کہ مستشرقین، قانون دان اور حقوق انسانی کے علم بردار بھی زبانِ نبوت ﷺ کی صداقت اور

---

۱ نثار احمد، "عہدِ نبوی میں ریاست کا نشو و ارتقاء" پی ایچ ڈی کا مقالہ زیرِ نگرانی ڈاکٹر محمد سلیم، ۱۹۷۶ء، شعبہ اسلامی تاریخ جامعہ کراچی

جامعیت پر غور و فکر کر سکتے اور اعتراف و استفادے کی جانب آ سکتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے اس کی تدوین ہی نہیں اُس کا تقابل میگنا کارٹا (۱۲۱۵ء)، فرانس کے اعلانِ حقوق انسانی (۱۷۸۹ء)، امریکی نوشتہ حقوق (۱۷۹۱ء) اور اقوام متحدہ کے منشورِ آزادی (۱۹۴۸ء) کے ساتھ کر کے خطبہ حجۃ الوداع کی اوّلیت، سبقت اور جامعیت کو واضح کیا ہے۔ ہم تفصیلات کے طالب اہلِ علم حضرات کو اس کتاب کا مطالعہ کرنے کی سفارش کرتے ہیں۔

ہمارے پیشِ نظر جیسا کہ کسی علمی پیش کش کے مقابلے میں تذکیری کام زیادہ اہم ہے اس لیے ہم ڈاکٹر صاحب کے مدون متن کو قانونی انداز میں دفعہ بادفعہ پیش کرنے کے بجائے اُن کے پورے لوازمے کو کم و بیش اُن ہی کی ترتیب پر دفعات کے شمار اور ابواب پر سے قانونی نوع کی ہیڈ نگز کو حذف کر کے زیادہ آسان اور تذکیری عنوانات جما کر پیش کر رہے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے عربی متن کے ہر جملے کے ساتھ کتب احادیث و سیرت کے مکمل حوالے بھی دیے ہیں اور توضیحات بھی پیش کیں ہیں۔ ہم توضیحات اور حوالوں کو نظر انداز کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کے خطاب کے جملوں کے ترجمے پیش کر رہے ہیں۔ مزید تفصیل مآخذ سے دیکھی جاسکتی ہے۔

اس حج کے دوران آپ ﷺ صحابہ کرام کو باہم زندگی کے معاملات میں تقوے سے اقرب ترین روّیہ اختیار کرنے کی تعلیم دیتے رہے اور دورانِ حج عبادات و مناسک کے مسائل کی قولی اور عملی تربیت بھی۔ دورانِ حج متعدد مقامات پر آپؐ نے خطاب بھی فرمایا جن میں تین خطبات بہت زیادہ مشہور ہیں جن کا تعارف ہم پچھلے باب میں کروا چکے ہیں۔ اِن خطبات میں سے پہلا ۹/ذی الحجہ کو میدان عرفات میں آپ ﷺ کی زبانِ مبارک سے ادا ہوا۔ دوسرا ۱۰/ذی الحجہ کو منیٰ میں اور تیسرا بھی ۱۱/یا ۱۲/ذی الحجہ کو منیٰ میں۔ مشہور خطبہ حجۃ الوداع دراصل اِن تمام کا ایک مجموعہ ہے۔

ہم حجۃ الوداع کے تمام خطبات کے مدون مجموعے کو اُن کے اصل الفاظ اور جملوں کے ترجمہ میں پیش کرنے سے قبل اگلے صفحات میں خطبے کی ایک ممکنہ حد تک مختصر ترجمانی، عام فہم خلاصہ کی شکل میں پیش کر رہے ہیں تاکہ قارئین عملی زندگی میں باآسانی رہنمائی حاصل کر سکیں۔ اِس ترجمانی کی اساس مزید اگلے صفحات میں حوالوں کے ساتھ دیے گئے "اصل کلمات کا ترجمہ" میں تلاش کر سکتے ہیں۔

❄❄❄

موضوعاتی خلاصہ خطبہ حجۃ الوداع

یہ آخری ملاقات ہے

اس حج کے موقع پر آپؐ نے اس بات کا بڑی تکرار اور شدت سے اظہار کیا کہ شاید میں اگلے برس تم لوگوں کے درمیان اِس دنیا میں موجود نہ ہوں، زندگی گزارنے کے اصول، جو اللہ نے مجھے سکھائے ہیں اور جو کچھ میں تمھیں ساری زندگی سکھاتا رہا سب بتادینا چاہتا ہوں، خاص طور سے حج کے بارے میں تو لوگو! آج سیکھ لو، کل تمھیں کون بتائے گا؟ سب کچھ بتائے بغیر میں جانا نہیں چاہتا، میری ذمہ داری ہے کہ تمھیں وہ سب بتاؤں جو مجھے میرے رب نے مجھے تمھیں سکھانے کے لیے بتایا ہے۔

نسلی اور لسانی تفاخر کا خاتمہ

لوگو! اچھی طرح جان لو کہ اس زمین پر سارے آدمی برابر ہیں، آدمؑ مٹی سے پیدا کیے گئے تھے، تقویٰ ہی معیار عزت وفضیلت ہے نہ کہ ذات پات، دولت واقتدار اور نسلی اور علاقائی شناخت۔

مسلمان کے مسلمان پر حقوق

ایک مسلمان کی جان، عزت اور اُس کا مال دوسرے مسلمان پر حرام ہیں کہ وہ اُن کو خراب کرے یا ضائع کرے یا ہتھیا لے۔ خبردار کوئی جسمانی سزا بلاوجہ یا غیر ضروری طور پر دوسرے مسلمان کو نہیں دی جاسکتی۔ خبردار کسی مسلمان پر ظلم نہ کرنا، مسلمان تو آپس میں دینی رشتے سے گویا بھائی بھائی ہیں، دوسرے کی ہرگز اُس کی غیر موجودگی میں بُرائی نہ کرنا چاہے بات سچی ہی کیوں نہ ہو (غیبت نہ کرنا)، کسی کے چہرے پر ہرگز نہ مارنا، کسی مسلمان کو دھمکانا بھی جائز نہیں، کسی کو دانستہ قتل کرنا ہمیشگی کا جہنم ہے، ناجائز طریقے سے مال چوری کرنے یا دھوکے، چالاکی سے غبن یا ہڑپ کر لینے یا چھین لینے کی ہرگز گنجائش نہیں ہے۔

حقیقی مسلمان

حقیقی مسلمان اللہ کے نزدیک وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسروں

کی جان، مال ضائع ہونے سے محفوظ رہیں، نیکیاں اخلاص کے ساتھ صرف اور صرف اللہ کی خاطر ہوں، مسلمان حاکموں کی خیر خواہی ہو، عام مسلمانوں کے ساتھ وابستگی ہو اور اُن سے علیحدگی کسی بھی بہانے سے اختیار نہ کرنا (اہلِ قبلہ کو کافر نہ کہنا)۔

دورِ جاہلیت کا خاتمہ

میرے پیروں کے نیچے آج جاہلیت روند دی گئی ہے۔ پس جان لو کہ آج سے سارے آثارِ جاہلیت، سارے مآثر و مفاخر، بے حیائی، سود، انتقام در انتقام خون، بدلے، سود، نسی ختم [بے حیائی، بغیر نکاح کے جنسی و جسمانی تعلقات، برہنہ طواف اور جسم کی نمائش، کسی کے جرم کی کسی اور کو سزا دینا۔ نسلی اور لسانی تعصبات، عربی عجمی یا کالے گورے کی بنیاد پر حقوق میں فرق اور کیلنڈر میں ہیر پھیر سب میری جوتی سے مسل دیے گئے ہیں۔]

نصیحتیں

لوگو! زندگی میں کوئی بھی کام کرتے ہوئے آخرت میں اُس کے انجام کو پیشِ نظر رکھنا، تقویٰ کی زندگی گزارنا، دنیا پرست کو دنیا میں مقدر سے سوا کچھ نہ ملے گا اور دنیا اُس کو رسوا کرکے رہے گی، آخرت پرست کو اللہ بے نیازی اور تونگری دے گا، دنیا اُس کے سامنے رسوا ہو گی، فتح مکہ کے بعد ہجرت گرچہ ختم ہے مگر جان لو اصل مہاجر وہ ہے جس نے گناہوں سے کنارہ کشی اختیار کی اور اصل میرا مجاہد وہ ہے جو (میرے ہمراہ قتال میں شریک نہ ہو سکا مگر) خواہشاتِ اور مرغوبات نفس کا مقابلہ کرنے والا ہے، سارے انبیاء کی بہترین دعا میں تم کو سکھاتا ہوں، وہ یہ ہے: لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ. لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر .یحی ویمیت وھو علیٰ کل شیء قدیر اِس دعا کو تم بھی مانگا کرو۔ خبر دار نمازِ پنج گانہ میں کوئی تساہل نہ ہو، رمضان کے روزے رکھنا، حج کرنا اور خوشی سے زکوۃ دینا،

حکام کی معروف میں اطاعت کرنا، لوگو، بیش از بیش اللہ کی راہ میں صدقہ کرو [اپنا ضرورت سے زیادہ سارا مال خرچ کر دو] میں نہیں جانتا کہ تم سے اگلے برس مل سکوں۔

معاملات

تمھارے لائف اسٹائل میں امانت داری، قرض کی بڑی توجہ اور خیال سے ادائیگی، اور ممکنہ حد تک عطیہ کو لوٹایا جانا، اور اگر کسی چیز کی گارنٹی یا ضمانت دو تو اُسے پورا کرنا ضروری ہے اور جان لو صرف مجرم ہی کو سزا دی جاسکتی ہے، بیٹا باپ کے اور باپ بیٹے کے جرم کا ذمہ دار نہیں اور نہ بہن بھائی کی اور نہ بھائی بہن کا۔ اپنے نسب میں غلط نسبت نہ کرنا، زانی باپ نہیں ہوتا، نہ لکھا اور جانا جا سکتا ہے اور نہ اُن دونوں کو ایک دوسرے سے باپ بیٹے کو ملنے والے کوئی حقوق مل سکتے ہیں۔

عورتوں کے حقوق و فرائض

جان رکھو جن کو نکاح کر کے تم گھر میں لائے ہو اُن کی تمام ضروریات زندگی کی فراہمی بقدرِ استطاعت تم پر لازم ہے، بیویوں کو معروف میں شوہروں کی اطاعت کرنی ہے، وہ شوہروں کے مال کی امانت دار ہیں، بلا اجازت کوئی قابلِ ذکر خرچ نہیں کر سکتیں، تمھاری پابند ضرور ہیں تمھاری ملکیت نہیں ہیں۔ ان پر لازم ہے کہ کھلی بے حیائی نہ کریں (چھوٹی غلطیاں یقیناً قابل معافی ہیں) وہ بستر کسی ایسے شخص سے پامال نہ کرائیں (گھر میں نہ بیٹھنے دیں) جسے تم پسند نہیں کرتے۔ گھر میں ناپسندیدہ شخصیت کو داخل نہ ہونے دیں، اگر بے حیائی پر مارنا ہی ناگزیر ہو تو ہلکی سی کافی ہے، زخم نہ آئے اور بہت تکلیف دہ نہ ہو۔

ماتحتوں اور غلاموں سے سلوک

ماتحتوں، ملازموں اور غلاموں سے حسن سلوک کرنا، یہ کوئی درخواست نہیں تم پر قابلِ مواخذہ ایک کام ہے۔ دیکھو اپنے ملازموں کے

لیے ویسے ہی کھانے اور پہننے کا بندوبست کرنا جو تمھارا ہے گر خطا کریں تو مار نہیں سکتے اور غلاموں کو بھیانک سزا نہیں دے سکتے، اسی طرح لونڈیوں کی ضروریاتِ زندگی کو اُن کی عزت نفس کے ساتھ پورا کرنا ہے۔

ختم نبوت اور فتنہ دجّال

میرے بعد نہ کوئی پیغمبر ہے نہ کوئی ملت، دجّال سے ہر نبی نے اپنی امتوں کو ڈرایا ہے۔

وراثت کے احکام

وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں کی جاسکتی، اور پیچھے چھوڑے جانے والے مال کے ایک تہائی سے زائد میں وصیت نہیں کی جاسکتی۔

میں اور تم/شفاعت

میں اپنے پیچھے کتاب اللہ کو چھوڑے جارہا ہوں، کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تو ہر گز گم راہ نہ ہو گے۔ میں تمھیں حوض کوثر پر ملوں گا، وہاں تمھارا انتظار کروں گا۔ تم میں سے بہت گناہ گار اور بدعتی میری حوض پر آنے سے روک (شفاعت سے محروم کر) دیے جائیں گے، دیکھو مجھے رسوا نہ کرنا۔

میری باتیں دوسروں کو پہنچادینا

جس تک میری باتیں پہنچ رہی ہیں اُسے لازم ہے کہ اُسے دوسرے جو یہاں موجود نہیں اور آنے والے مسلمانوں تک ضرور پہنچادے، ہو سکتا ہے کہ جو یہاں موجود نہیں وہ اِن باتوں کو زیادہ سمجھنے والے ہوں۔ اللہ اسے تروتازہ اور شاداب رکھے جس نے میری باتیں سنیں اور انہیں دوسروں تک پہنچایا، علم دین حاصل کرلو، جاننے والے ختم ہو جائیں گے۔

منکرات

شرک، قتل عمد، آپس میں قتل و غارت گری، زنا، چوری، کاروبار میں بد دیانتی/ملک میں فساد، جھوٹی قسم کھانا یہ سارے کام تم پر حرام ہیں اور بہت

بڑے گناہ ہیں۔

متفرقات

مسلمانو، میں تمھیں حکم دیتا ہوں اطاعت امیر کا، فتنہ و فساد سے بچنے کا، کفار سے جہاد کا جب تک کلمے کا اقرار نہ کر لیں، غلو (مبالغہ آمیزی، انتہا پسندی) سے بچنے کا، ہر چند کہ جاہلیت کی مانند شیطان کی پرستش نہ کرو مگر چھوٹی برائیوں سے بھی بچنا، کوئی بیماری ایسی نہیں جس کی دوا نہ ہو، اور بڑھاپے کی کوئی دوا نہیں۔

میں اور تم / صحابہؓ کی گواہی

کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک اچھی طرح نہیں پہنچا دیا؟ تو تمام حجاج نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے امانت الٰہی ہم تک پہنچا دی اور حق رسالت ادا کر دیا اور (اُمّت کو) نصیحت کرنے کی انتہا فرما دی۔ (پس رسول ﷺ نے اپنی انگشتِ شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور) پھر اُسے لوگوں کی طرف جھکایا اور فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! والسلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

❋❋❋❋

خطبہ حجۃ الوداع کے اصل کلمات کا ترجمہ

یہ آخری ملاقات ہے

۱. سب تعریف اللہ کے لیے، ہم اس کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں، اسی کی طرف رجوع کرتے ہیں اور اسی کے دامن عفو میں اپنے نفس کی شرارتوں اور برے اعمال سے پناہ چاہتے ہیں، جس کو اللہ ہدایت عطا کرے اس کو کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جس کو وہ گمراہ کر دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی سہیم و شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ اما بعد:

۲. لوگو! میری بات اچھی طرح سن لو، سمجھ لو، کیا خبر، شاید اس سال کے بعد اس جگہ میری تمہاری ملاقات کبھی نہ ہو سکے۔
۳. اللہ کے بندو! آج کے بعد واللہ مجھے نہیں معلوم، شاید میں تم سے اس مقام پر کبھی نہ مل سکوں گا۔
۴. لوگو! خاموش ہو جاؤ، تم لوگ اس سال کے بعد شاید مجھے نہ دیکھ سکو۔
۵. لوگو! سنو! میں تمہیں وضاحت کے ساتھ (سب کچھ) بتا دینا چاہتا ہوں، کیوں کہ شاید اس سال کے بعد پھر کبھی تم سے نہ مل سکوں۔
۶. لوگو! حج کے مسئلے مسائل مجھ سے سیکھ لو، میں نہیں جانتا، شاید اس کے بعد مجھے دوسرے حج کی نوبت نہ آئے۔
۷. اللہ اسے تر و تازہ اور شاداب رکھے جس نے میری باتیں سنیں اور انہیں دوسروں تک پہنچایا، بعض اوقات سننے والا سمجھ دار نہیں ہوتا اور کبھی کبھی جس کو پہنچایا جائے، وہ اس سے زیادہ سمجھ دار نکلتا ہے۔
۸. لوگو! تم لوگ شاید مجھ سے آئندہ اس حال میں نہ مل سکو جس حال میں اب مل رہے ہو۔

نسلی اور لسانی تفاخر کا خاتمہ

۹. لوگو! تمہارا رب ایک ہے اور تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنے تھے۔
۱۰. تم میں سے اللہ کے نزدیک معزز وہ ہے جو زیادہ تقویٰ شعار ہے، بے شک اللہ علیم و خبیر ہے۔
۱۱. دیکھو! کسی عربی کو کسی عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر اور کسی کالے کو کسی سرخ پر اور کسی سرخ کو کسی کالے، سیاہ پر کوئی فضیلت و امتیاز نہیں، مگر ہاں تقویٰ کے سبب۔
۱۲. اللہ کے بندو! میں تمہیں تقویٰ شعاری (اللہ سے ڈرنے) کی وصیت کرتا ہوں اور تمہیں اس کی اطاعت کا حکم دیتا ہوں (کیوں کہ تم اللہ کے سوا کسی اور کے بندے نہیں) اور اپنے خطبے کا آغاز نیک بات سے کرتا ہوں۔

دورِ جاہلیت کا خاتمہ

۱۳. جان لو! جاہلیت کی ہر چیز میرے قدموں تلے (روندی گئی) ہے۔

۱۴. (اب تمام آثار جاہلیت کالعدم اور ساقط ہو گیے ہیں۔)

۱۵. خبردار! اہل جاہلیت کی ہر چیز میرے (ان دونوں) قدموں کے نیچے ہے۔

۱۶. سن لو! جاہلیت کا ہر خون (انتقام) مال (مغضوبہ) اور آثار جاہلیت (خاندانی، موروثی مفاخر) میرے قدموں تلے تاقیامت کالعدم ٹھرائے جاتے ہیں۔

۱۷. اور جاہلیت کے تمام باعث فخر وغرور عہدے (مآثر ومفاخر) ختم کیے جاتے ہیں، صرف سدانہ (کعبہ کی نگرانی ونگہبانی) اور سقایہ (حاجیوں کو پانی پلانے) کے عہدے باقی رہیں گے۔ قتل عمد کا قصاص (بدلہ) لیا جائے گا، قتل عمد کے مشابہ وہ (قتل) ہے جو لاٹھی یا پتھر سے وقوع میں آئے اور اس کی (دیت) سو اونٹ مقرر ہے۔ اس سے زیادہ جو طلب کرے گا وہ اہل جاہلیت میں شمار ہو گا۔

۱۸. اور ہر قسم کا سود آج ممنوع قرار پاتا ہے، البتہ تمہیں اپنی اصل رقم لینے کا حق ہے، جس میں نہ اوروں کا نقصان ہے اور نہ تمہارا نقصان، اللہ نے یہ بات طے کردی ہے کہ سود کی گنجائش نہیں ہے۔

۱۹. اور زمانہ جاہلیت کے تمام سود (سودی کاروبار) اب باطل ہیں۔ (اور جہاں تک کہ عباس بن عبد المطلب کے سود کا تعلق ہے تو وہ تمام کا تمام ساقط ہے۔)

۲۰. اور زمانہ جاہلیت کے تمام خون (کے بدلے، انتقام) اب کالعدم ہیں۔ (اور اپنے خاندان میں سے پہلا انتقام جسے میں معاف کرتا ہوں 'ربیعہ' (بن الحارث بن عبد المطلب) کے بچے کا ہے، جس کی رضاعت بنی لیث میں ہو رہی تھی کہ بنو ہذیل نے اسے قتل کر دیا تھا، پس میں پہل کرتے ہوئے انتقام ہائے جاہلیت میں سے خون کا بدلہ معاف کر رہا ہوں۔

کیلنڈر میں ہیر پھیر پر پابندی

۲۱. لوگو! بے شک نسیئ (مہینوں کو اپنی جگہ سے ہٹا دینا) ازدیاد کفر کا ہی باعث ہے۔ اس سے کافر گمراہی میں پڑ جاتے ہیں کہ ایک سال تو (اپنی نفسانی غرض سے) اسے حلال ٹھہراتے ہیں، پھر دوسرے سال (جب کوئی ذاتی غرض نہ ہو) اس کو حرام کر دیتے ہیں، تاکہ اللہ نے جو گنتی (حرام مہینوں کی) مقرر کر رکھی ہے اسے پورا کر لیں۔ اس طرح وہ اللہ کے حرام کیے ہوئے مہینے کو حلال اور اس کے حلال کیے ہوئے کو حرام کر لیتے ہیں۔

۲۲. دیکھو! اور اب زمانہ گھوم پھر کر اسی جگہ آ گیا ہے جہاں سے کائنات کی پیدائش کا دن شروع

ہوا تھا۔ مہینوں کی گنتی (تعداد) اللہ کے نزدیک سال میں بارہ ہے۔ان میں سے چار محترم، حرام ہیں کہ تین (ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم) تو متواتر ہیں اور ایک الگ آتا ہے، یعنی رجب جو شہر مضر کہلاتا ہے اور جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ ہے اور مہینہ اُنتیس (۲۹) دن کا بھی ہوتا ہے، تیس (۳۰) کا بھی۔

۲۳. (کہو! میں نے اپنی بات تم تک پہنچا دی ہے نا؟ تو مجمع نے کہا: بے شک۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا!)

جان و مال کی حرمت

۲۴. سن لو! حج قیامت تک اب ذی الحجہ کے مہینے کے ساتھ مخصوص رہے گا۔

۲۵. لوگو! (تمہیں معلوم ہے کہ تم پر کون سا مہینہ سایہ فگن ہے؟ تم کس دن میں یہاں جمع ہو؟ کس شہر میں موجود ہو؟ سب نے کہا: محترم شہر اور محترم مہینے میں! تب آپ ﷺ نے فرمایا:)

۲۶. بے شک تمہارا خون (ایک دوسرے پر) حرام ہے۔

۲۷. اور تمہارا مال (وملکیت)

۲۸. تمہاری عزت و آبرو

۲۹. تمہاری کھال (جلد، جسم، بدن) بھی (ایک دوسرے کے لیے) معزز و محترم ہے۔ (جس طرح حرمت تمہارے اس دن کو، تمہارے اس مہینے کو، تمہارے اس شہر کو (حاصل ہے) یہاں تک کہ تم اللہ سے جاملو۔)

۳۰. میری بات سنو! زندگی پاجاؤ گے (مگر اس شرط کے ساتھ کہ)

۳۱. خبردار! (ایک دوسرے پر) ظلم نہ کرنا۔

۳۲. دیکھو! ظلم (وزیادتی) نہ کرنا۔

۳۳. خوب سمجھ لو! ایک دوسرے پر باہم ظلم و ستم نہ کرنا۔

انصار اور مہاجرین میں مؤاخاۃ

۳۴. اللہ کے بندو! میری بات سنو اور سمجھو!

۳۵. بلاشبہ ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

۳۶. خبردار! ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر حرام و محترم ہے۔

۳۷. اور ہر مومن دوسرے مومن پر حرام و محترم ہے۔ جس طرح آج کے دن کی حرمت ہے:

۳۸. اس کا گوشت اس پر حرام ہے۔

۳۹. کہ اسے کھائے، اس کی عدم موجودگی میں غیبت کرے۔

۴۰. اور اس کی عزت و آبرو اس پر حرام ہے کہ (اس کی چادر عزت) پھاڑ دے۔

۴۱. اس کا چہرہ اس پر حرام ہے کہ اس پر طمانچے لگائے جائیں۔

۴۲. اور تکلیف دہی بھی حرام کہ اسے تکلیف پہنچائی جائے۔

۴۳. اور یہ بھی حرام کہ تکلیف رسانی کے لیے اسے دھمکایا جائے۔

۴۴. اور کسی مسلمان کے لیے یہ بھی جائز نہیں سوائے اس کے کہ جو وہ اپنی خوشی سے دے۔

۴۵. مال مسلم بھی حلال و جائز نہیں سوائے اس کے کہ وہ اپنی خوشی سے دے۔

۴۶. (اور میں تمہیں بتاؤں کہ مسلمان در حقیقت ہے کون؟)

۴۷. مسلمان وہی ہے جو اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے لوگوں کو محفوظ رکھے۔

۴۸. اور مومن در حقیقت وہ ہے جس سے دوسرے لوگوں کا جان و مال امن و عافیت میں رہے۔

۴۹. اور مہاجر در حقیقت وہ ہے جو اپنے گناہوں اور خطاؤں سے کنارہ کشی کر لے۔

۵۰. اور مجاہد تو در اصل وہ ہے جو اطاعت الٰہی کی خاطر اپنے نفس کا مقابلہ کرے۔

۵۱. خبردار! اگر کسی کے پاس امانت رکھوائی جائے تو وہ اس بات کا پابند ہے کہ امانت رکھوانے والے کو امانت واپس لوٹادے۔

۵۲. قرض واپس ادائیگی کا متقاضی ہے۔

۵۳. ادھار لی ہوئی چیز کو واپس کیا جانا چاہیے۔

۵۴. عطیہ لوٹایا جائے۔

۵۵. ضامن ضمانت (تاوان) کا ذمہ دار ہوگا۔

۵۶. دیکھو! اب ایک مجرم اپنے جرم کا خود ہی ذمہ دار ہوگا۔

۵۷. جان لو! اب نہ باپ کے جرم کے بدلے بیٹا پکڑا جائیگا اور نہ بیٹے کا بدلہ باپ سے لیا جائیگا۔

عورتوں کے حقوق و فرائض

۵۸. عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، کیوں کہ تم نے انہیں اللہ کی امانت کے طور پر حاصل کیا ہے اور اللہ کے کلمات (احکام) کے تحت ان کے ستر تمہارے لیے حلال ہوئے۔

۵۹. خبردار! تمہارے لیے عورتوں سے نیک سلوکی کی وصیت ہے، کیوں کہ وہ تمہاری پابند ہیں اور اس کے سوا تم کسی معاملے میں حق ملکیت نہیں رکھتے۔

۶۰. لوگو! جس طرح عورتوں کے کچھ حقوق تمہارے ذمہ ہیں، اسی طرح ان پر بھی تمہارے کچھ حقوق واجب ہیں۔ (سنو! تمہاری عورتوں پر جس طرح کچھ حقوق تمہارے واجب ہیں، اسی طرح تمہاری عورتوں کا بھی تم پر کچھ حق ہے۔)

۶۱. (جہاں تک تمہارے ان حقوق کا تعلق ہے جو تمہاری عورتوں پر واجب ہیں) تو وہ یہ ہیں:

۶۲. وہ کوئی کام کھلی بے حیائی کا نہ کریں۔

۶۳. وہ تمہارا بستر کسی ایسے شخص سے پامال نہ کرائیں جسے تم پسند نہیں کرتے۔

۶۴. وہ تمہارے گھر میں کسی ایسے شخص کو داخل نہ ہونے دیں جسے تم ناپسند کرتے ہو، مگر یہ کہ تمہاری اجازت سے۔

۶۵. اگر وہ عورتیں (ان باتوں) کی خلاف ورزی کریں تو تمہارے لیے اجازت ہے کہ:

۶۶. تم انہیں بستروں پر اکیلا، تنہا چھوڑ دو۔

۶۷. (ان پر سختی کرو) مگر شدید تکلیف والی چوٹ نہ مارو (اگر مارنا ہی چاہو۔)

۶۸. دیکھو! کچھ حقوق ان کے بھی تمہارے اوپر عائد ہوتے ہیں۔ مثلاً:

۶۹. یہ کہ کھانے پینے، پہننے اوڑھنے (خوراک و لباس) کے بارے میں ان سے اچھا سلوک کرو (اگر وہ تمہاری نافرمانی سے باز آجائیں اور کہا مانیں تو (حسب حیثیت) ان کا کھانا کپڑا (خوراک، لباس، نان نفقہ) تمہارے ذمہ ہے۔

۷۰. (اور عورتوں پر یہ بھی واجب ہے کہ)

۷۱. عورتیں معروفات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں۔

۷۲. اور اگر وہ فرماں برداری کریں تو ان پر (کسی قسم کی) زیادتی کا تمہیں کوئی حق نہیں۔

۷۳. کوئی عورت اپنے گھر میں اخراجات نہ کرے، مگر ہاں اپنے شوہر کی اجازت سے۔

رشتوں کے شرعی اسباب

۷۴. جان لو! لڑکا (اولاد) اس کی طرف منسوب کیا جائے گا جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا۔ (بچہ شوہر کی اولاد متصور ہو گا۔)

۷۵. اور جس پر حرام کاری ثابت ہو اس کی سزا سنگ ساری ہے (زناکار کے لیے پتھر) اور ان کا حساب اللہ کے ذمے۔

۷۶. دیکھو! کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے شوہر کا مال اسکی اجازت کے بغیر کسی کو دے۔

منہ بولے رشتوں کا خاتمہ

۷۷. خبردار! جس نے خود کو اپنے باپ کے علاوہ کسی اور سے منسوب کیا، یا کسی غلام نے (جان بوجھ کر) اپنے آقا کے سوا کسی آقا سے نسبت قائم کی تو اس پر اللہ کی، اس کے فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو گی اور قیامت کے دن اس سے کوئی بدلہ یا معاوضہ قبول نہیں کیا جائے گا۔

ماتحتوں اور غلاموں کے ساتھ سلوک

۷۸. اور ہاں غلام، تمہارے غلام! (ان سے حسنِ سلوک کرو)

۷۹. جو تم کھاتے ہو اس میں سے ان کو بھی کھلاؤ۔

۸۰. جو تم پہنتے ہو اس میں سے ان کو بھی پہناؤ۔

۸۱. اگر وہ کوئی ایسی خطا کریں جسے تم دیکھو کہ معاف نہیں کر سکتے تو اللہ کے بندو انہیں فروخت کر دو۔ (مگر)

۸۲. انہیں بھیانک سزا (عذاب) تو نہ دو۔

۸۳. اور ان کے بارے میں بھی تمہیں (حسن سلوک کی) وصیت کرتا ہوں، جو لونڈیاں (تمہارے زیر تصرف) ہیں، پس ان کو وہ کھلاؤ اور پہناؤ جو تم کھاتے پہنتے ہو۔

۸۴. لوگو! بے شک مجھے حکم دیا گیا تھا کہ لوگوں سے لڑوں، یہاں تک کہ لاالٰہ الا اللہ کے قائل ہو جائیں اور جب وہ اس کلمے کا اقرار کر لیں تو گویا انہوں نے اپنی جانوں اور مالوں کو بچا لیا اور باقی حساب اللہ کے ذمے ہے۔

۸۵. اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ ٹھہراؤ۔

۸۶. اور نہ کسی کی ناحق جان لو۔(نہ قتل کرو)

۸۷. نہ بدکاری (زنا) کرو۔

۸۸. اور نہ ہی چوری (سرقہ) کرو۔

ختم نبوت اور فتنہ دجّال

۸۹. لوگو! (اچھی طرح سمجھ لو!) میرے بعد نہ کوئی پیغمبر (آنے والا ہے) اور نہ تمہارے بعد کوئی امت (ہوگی)۔

۹۰. اپنے خطاب کے دوران رسول ﷺ نے مسیح الدّجال کا ذکر فرمایا، پھر ذکر میں کافی طول پکڑا، پھر دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

۹۱. کوئی نبی ایسا نہیں گزرا کہ جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔

۹۲. پس میں (بھی بلاشبہ) تمہیں اس سے ڈراتا ہوں

۹۳. بے شک میری سب سے افضل دعاء بلکہ تمام انبیائے ما قبل کی بھی یہی ہے:

۹۴. **لاالٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد بیدہ الخیر، یحی ویمیت وھو علیٰ کل شیء قدیر۔**

۹۵. خوب سن لو! اپنے پروردگار کی عبادت کرو، نماز پنج گانہ ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، اپنے (رب کے) گھر (خانہ کعبہ) کا حج کرو، اپنی زکوٰۃ خوشی خوشی دیا کرو، اپنے حکام کی اطاعت کرو (اس طرح ان امور کی انجام دہی کے بعد بطور اجر) اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔

شیطانی مکر وفریب سے بچاؤ

۹۶. اللہ سے ڈرو! (ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو) اور لوگوں کو ان کی چیزیں (ناپ تول میں) کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد کرتے نہ پھرو۔

۹۷. خبردار! دین میں غلو (مبالغہ آمیزی، انتہا پسندی) سے بچو، اس لیے کہ تم سے پہلے جو (قومیں) تھیں وہ دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک کر دی گئیں۔

۹۸. لوگو! دیکھو، شیطان اس بات سے تو بے شک بالکل مایوس ہو چکا ہے، کہ تمہاری اس سرزمین پر کبھی اس کی پرستش کی جائے گی، مگر چوکنا رہو! وہ اس بات پر بھی راضی ہو گا کہ اس (پرستش) کے سوا چھوٹی چھوٹی باتوں میں اس کے اشاروں کی تعمیل کی جائے، پس اپنے دین وایمان کی (حفاظت کی) خاطر اس سے بچے رہنا۔

وراثت کے احکام

۹۹. لوگو! اللہ نے میراث (ترکہ) میں ہر وارث کا (جداگانہ) حصہ مقرر کر دیا ہے۔

۱۰۰. اس لیے وارث کے لیے (تمام مال میں) وصیت کرنا جائز نہیں۔

۱۰۱. (چناں چہ) کسی کو ایک تہائی سے زائد (مال) کی وصیت کا حق نہیں۔

۱۰۲. (بقول راوی پھر رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقے کا حکم دیا اور فرمایا:)

۱۰۳. صدقہ دیا کرو! اس لیے میں نہیں جانتا، مگر شاید تم آج کے بعد مجھے پھر نہ دیکھ سکو۔

۱۰۴. اللہ کے نام پر (جھوٹی) قسمیں نہ کھایا کرو، کیوں کہ جو اللہ کے نام پر (جھوٹی) قسم کھائے گا، اللہ اس کا جھوٹ ظاہر کر دے گا۔

۱۰۵. لوگو! علم (تعلیم، معلومات) میں سے جو کچھ حاصل کر سکتے ہو، لے لو۔ اس سے پہلے کہ وہ سمیٹ لیا جائے اور قبل اس کے کہ علم کو اٹھا لیا جائے۔

۱۰۶. خبردار! علم کے اٹھائے جانے (ختم ہو جانے) کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ اس کے جاننے والے ختم ہو جائیں۔

۱۰۷. (آپ ﷺ نے یہ بات تین مرتبہ فرمائی۔)

۱۰۸. دیکھو! تین باتیں ایسی ہیں جن میں (مومن کا) دل (دھوکہ فریب) کینے کا شکار نہیں ہوتا۔ یعنی:

۱۰۹. عمل میں اخلاص کہ صرف اللہ کے لیے۔

۱۱۰. (مسلمان) حاکموں کی خیر خواہی میں۔

۱۱۱. عام مسلمانوں (کی جماعت) سے وابستگی میں، کیوں کہ ان (مسلمانوں) کی دعائیں انہیں گھیرے رہتی ہیں (اس پر سایہ فگن رہتی ہیں۔)

۱۱۲. اللہ نے ایسی کوئی بیماری (دکھ، تکلیف) پیدا نہیں کی جس کی دوا نہ اتاری ہو، سوائے بڑھاپے کے۔

۱۱۳.	لوگو میری بات سمجھو! کیوں کہ میں نے سب کچھ تم تک پہنچا دیا ہے:

دین کی تکمیل کا اعلان

۱۱۴.	میں نے تمہارے درمیان ایک ایسی چیز چھوڑ دی ہے کہ تم کبھی گمراہ نہ ہوگے اگر مضبوطی سے تھامے رہے اور وہ ہے اللہ کی کتاب۔

۱۱۵.	اور میں نے تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ دی ہیں کہ اگر ان کو تھامے (پکڑے) رہے تو پھر کبھی بھی گمراہ نہ ہوگے۔ صاف و روشن اللہ کی کتاب اور اسکے نبی ﷺ کی سنت۔

اسلامی مملکت کے شہریوں کی ذمہ داری

۱۱۶.	لوگو! سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تمہارے اوپر کوئی نک کٹا حبشی غلام امیر بنا دیا جائے جو تمہارے درمیان کتاب اللہ (کے احکام) کو قائم (نافذ) کرے۔

۱۱۷.	جان لو! ہر نبی (پیغمبر) کی دعوت گزر چکی ہے، سوائے میری دعوت (دین و شریعت) کے، کہ (وہ ہمیشہ کے لیے ہے) میں نے اس کو اپنے پروردگار کے پاس قیامت تک کے لیے ذخیرہ (جمع) کر دیا ہے۔

قیامت میں امتیوں سے ملاقات اور شفاعت

۱۱۸.	اما بعد! انبیاء علیہم السلام (قیامت کے دن) کثرت تعداد پر فخر کریں گے، پس تم مجھے (اپنی بداعمالیوں کے سبب) رسوا نہ کر دینا، میں حوض کوثر پر (تمہارے انتظار میں) رہوں گا۔

۱۱۹.	خبردار! میں حوض کوثر پر تم سے پہلے پہنچوں گا اور دوسری امتوں پر تمہاری کثرت کے سبب فخر کروں گا، تو کہیں میری رسوائی کا باعث نہ بن جانا۔

۱۲۰.	سنو! میں بعض کو (شفاعت کر کے) چھڑا لوں گا، مگر بعض لوگ مجھ سے چھڑا لیے جائیں گے۔ پھر میں کہوں گا اے میرے رب! یہ تو میرے اصحاب (امتی) ہیں؟ اللہ فرمائے گا کہ آپ نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے آپ کے بعد کیا کیا بدعتیں کر ڈالی تھیں۔

ہدایت کے بعد گمراہی

۱۲۱. خبردار! میرے بعد کہیں کافر نہ بن جانا کہ آپس میں ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۱۲۲. اور ہاں سنو!

۱۲۳. تم اپنے رب سے ملوگے تو اللہ تم سے تمہارے اعمال کے بارے میں (ضرور) باز پرس کرے گا۔

۱۲۴. پس جو (دنیا میں رہتے ہوئے ہمہ وقت) آخرت کو ہی اپنے پیش نظر رکھے گا تو اللہ اسے دل جمعی عطا کرے گا اور اسے اس کی آنکھوں کے سامنے (دنیا میں ہی) بے نیازی و تونگری عطا کرے گا اور دنیا اس کے (قدموں میں) سرنگوں ہو کر خود آئے گی، لیکن جو دنیا کو ہی محبوب و مقصود قرار دے گا تو اللہ اس کے معاملات کو منتشر و متفرق کردے گا اور وہ (آدمی دنیا میں ہی) اپنی آنکھوں کے سامنے افلاس و تنگ دستی دیکھ لے گا اور دنیا میں (سے تو) اسے اتنا حصہ ملے گا جتنا کہ اس کے لیے (مقدر میں) لکھا جا چکا ہے۔

۱۲۵. دیکھو! اب تم نے مجھے (جی بھر کر) دیکھ بھی لیا ہے اور مجھ سے ان تمام باتوں کو سن بھی لیا ہے، تم سے عنقریب میرے بارے میں پوچھا جائے گا (تو سچ سچ بتانا) پس جس نے بھی مجھ پر جھوٹ باندھا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے (گا)۔

میری باتیں دوسروں کو پہنچا دینا

۱۲۶. دیکھو! جو یہاں موجود ہے وہ غیر حاضر تک (میری) یہ سب باتیں (ضرور) پہنچا دے۔

۱۲۷. شاید کہ بعض ایسے ہوں کہ جن تک (یہ باتیں) پہنچیں (گی) یہاں موجود بعض سننے والوں سے زیادہ سمجھ دار ثابت ہوں۔

۱۲۸. سن لو! تم میں سے جو یہاں قریب ہیں (ان کے لیے لازم ہے کہ) اپنے دور والوں (بعد میں آنے والے لوگوں) تک یہ باتیں پہنچا دیں۔

رسول اللہ ﷺ کا صحابہؓ سے شہادت لینا

۱۲۹. اے اللہ! (دیکھ لے) میں نے (تیرا پیغام بھرپور طور پر) پہنچا دیا ہے یا نہیں؟

۱۳۰. (پھر لوگوں سے فرمایا)

۱۳۱. کیا میں نے اللہ کا پیغام تم تک اچھی طرح نہیں پہنچا دیا؟ تو سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپؐ نے امانتِ الٰہی ہم تک پہنچا دی اور حق رسالت ادا کر دیا اور (امت کو) نصیحت کرنے کی انتہا فرما دی۔

(پس رسول ﷺ نے اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور) پھر اسے لوگوں کی طرف جھکایا اور فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۳۲۔ سنو! کیا میں نے حق تبلیغ ادا نہیں کر دیا؟

۱۳۳۔ دیکھو! کیا میں نے تعلیم و تلقین دین کی انتہا نہیں کر دی؟

۱۳۴۔ (تو سب حاضرین، سامعین، مجمع والے بیک آواز اقرار واعتراف کرنے لگے۔) بے شک! بے شک! (تب رسول ﷺ نے) فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! (تیرے بندے کیسا صاف اقرار کر رہے ہیں)، اے اللہ گواہ رہنا (یہاں موجود لوگ کیا کہہ رہے ہیں)، اے اللہ گواہ رہنا! (پھر آپ ﷺ نے فرمایا:) اور تم لوگوں سے (آخرت، قیامت میں اللہ کی طرف سے) میرے بارے میں پوچھا جائے گا تو تم لوگ کیا کہو گے؟

۱۳۵۔ تو سب نے کہا: ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپؐ نے امانت الٰہی ہم تک پہنچادی اور حق رسالت ادا کر دیا اور (امت کو) نصیحت کرنے کی انتہا فرمادی۔ (پس رسول ﷺ نے اپنی انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اٹھایا اور) پھر اسے لوگوں کی طرف جھکایا اور فرمایا: اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! اے اللہ گواہ رہنا! والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

یوم عرفہ میں خطبہ کے بعد آپ ﷺ نے نماز ادا فرمائی، پھر خیمہ میں تشریف لا کر جبل مشاۃ کے سامنے قبلہ رو ہوئے اور شدید گریہ وزاری کے ساتھ غروب آفتاب تک دعا فرماتے رہے۔ اسی مقام پر مشہور آیت ''اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ؕ'' (المائدہ:۳) نازل ہوئی۔

ایام تشریق میں عبادت سے فارغ ہو کر آپ خیف بنی کنانہ (محصب) میں اپنے ہمراہ آئے ہوئے نوّے ہزار سے زائد حجاج کے ساتھ خیمہ زن تھے، ۱۳ اور ۱۴ ذوالحجہ کی درمیانی رات کے آخری حصے میں (سحری کے وقت) حرم کعبہ میں تشریف لائے، طواف وداع کیا اور نماز فجر ادا کرنے کے بعد مہاجرین واہل مدینہ کے ساتھ مدینے لوٹ گئے۔

☆☆☆☆☆